

نصاری جیسی بدترین قوم کو اپنا بھائی کہنے
اور
ان کے مذہبی تہوار میں شرکت و مبارکباد دینے کا حکم

مختلف علماء کرام

انتخاب، ترجمہ و ترتیب

طارق علی بروہی



نام کتاب	:	نصاری جیسی بدترین قوم کو اپنا بھائی کہنے اور ان کے
		مذہبی تہوار میں شرکت و مبارکباد دینے کا حکم
مؤلف	:	مختلف علماء کرام
انتخاب، ترجمہ و ترتیب	:	طارق علی بروہی
صفحات	:	۱۵
ناشر	:	اصلی اہل سنت ڈاٹ کام

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	نصاری اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین قوم ہیں اور کسی عزت و اکرام کے مستحق نہیں	۴
۲	نصاری کی اللہ تعالیٰ اور انبیاء کرام علیہ السلام کی شان میں گستاخی	۵
۳	ہماری مسیحی برادری یا ہمارے عیسائی بھائی کہنے کا حکم	۹
۴	کرسمس میں شرکت یا کسی بھی طور پر معاونت کرنے کا حکم	۱۰
۵	کرسمس کی مبارکباد دینا	۱۳
۶	نئے سال کی مبارکباد دینا	۱۴

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نصاری اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین قوم ہیں اور کسی عزت و اکرام کے مستحق نہیں

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله، اما بعد :

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ : قُلْتُ لِعُمَرَ : إِنَّ لِي كَاتِبًا نَصْرَانِيًّا قَالَ : مَا لَكَ قَاتَلَكَ اللَّهُ ! أَمَا سَمِعْتَ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٌ﴾ (المائدة : ۵۱) . أَلَا اتَّخَذْتُ حَنِيفِيًّا (يعني : مسلماً) قَالَ : قُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لِي كِتَابَتُهُ وَلَهُ دِينُهُ . قَالَ : لَا أَكْرِهُهُمْ إِذَا هَانَهُمُ اللَّهُ ، وَلَا أُعِزُّهُمْ إِذَا ذَلَّهِمُ اللَّهُ ، وَلَا أُدْنِيهِمْ إِذَا أَقْصَاهُمُ اللَّهُ^(۱) .

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ صحیح اسناد کے ساتھ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ : میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا : میرا ایک کاتب نصرانی ہے۔ انہوں نے غصہ میں کہا تیرا بیڑہ غرق ہونے ایسا کیوں کیا ! کیا تو نے سنا نہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

(اے ایمان والو ! یہود و نصاریٰ کو اپنے دوست نہ بناؤ یہ تو صرف ایک دوسرے ہی کہ دوست ہیں)

کیوں نہیں تو نے ایک مسلمان کو رکھ لیا ہوتا۔ میں نے عرض کی : اے امیر المؤمنین مجھے تو محض اس کی کتابت سے مطلب ہے، وہ جانے اور اس کا دین۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا : میں تو ان کا اکرام نہیں کروں گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہی ان کی اہانت فرمائی ہے۔ اور نہ ان کی عزت کروں گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہی انہیں ذلیل و رسوا کیا ہے، اور نہ انہیں اپنے سے قریب کروں گا جبکہ اللہ تعالیٰ ہی نے انہیں دھتکار دیا ہے۔

اور اسی طرح عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بالخصوص نصاریٰ کے متعلق فرماتے ہیں : ”أهينوهم ولا تظلموهم ، فقد سبوا الله مسبة ما سبه إياها أحد من البشر“ (انہیں ذلیل کرو اور ان پر ظلم نہ کرو،

¹ دیکھیں مجموع الفتاویٰ ابن تیمیہ 326/25 اور اقتضاء الصراط المستقیم 184/1

انہوں نے اللہ تعالیٰ کو ایسی گالی دی ہے، جس گالی کے ساتھ پوری انسانیت میں سے کسی نے گالی نہیں دی)

نصاری کی اللہ تعالیٰ اور انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں گستاخی

حافظ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

یہ بات معلوم ہے کہ اس امت نصاریٰ نے دو ایسی عظیم برائیوں کا ارتکاب کیا ہے، جس سے کوئی بھی عقل و معرفت رکھنے والے راضی نہیں ہو سکتے۔

اول: مخلوق کے بارے میں غلو کرنا یہاں تک کہ اسے خالق کا شریک اور اس کا جزء بنادینا⁽²⁾ اور اس کے ساتھ ایک اور معبود بنادینا، ساتھ ہی اس بات کا انکار کیا کہ وہ اس کے بندے ہیں۔

دوم: خالق کی تنقیص کرنا اور اسے گالی دینا، اور بہت ہی غلیظ و گندی باتوں سے اسے متصف کرنا، جیسا کہ ان کا باطل گمان ہے (اور اللہ تعالیٰ تو ان کے اس قول سے بہت پاک و بلند ہے) کہ اللہ تعالیٰ عرش و اپنی عظمت والی کرسی سے نازل ہوا اور ایک عورت کی فرج میں داخل ہوا، اور وہاں نو ماہ پیشاب و خون و گندگی میں لپ پت رہا۔ پھر اس کے سبب سے رحم مادر کو نفاس لاحق ہوا، پھر جہاں سے داخل ہوا تھا وہیں سے خارج ہوا۔ نو مولا د بچہ تھا جو ماں کی چھاتیوں سے دودھ پیتا تھا، بچوں کے کپڑوں میں لپیٹا گیا، بستر پر لیٹا، جو روتا ہے اور بھوکا ہوتا ہے، پیاسا ہوتا ہے، بول و براز کرتا ہے، جسے ہاتھوں اور کاندھوں پر اٹھایا جاتا ہے۔ پھر یہود نے اسے تھپڑ تک رسید کر کے اس کے ہاتھ باندھ کر اس کے چہرے پر تھوک کر بندھے ہاتھوں دھکا دیتے ہوئے کھلم کھلا سب چور ڈاکوؤں کے سامنے پھانسی پر چڑھا دیا۔ انہی کانٹوں بھرا تاج پہنا دیا، بڑی سخت اذیت کا مزہ چکھایا، یہ ہے ان کے نزدیک معبود برحق جس کے ہاتھ میں تمام جہانوں کی باگ ڈور

² بد قسمتی سے مسلمانوں میں بھی بریلوی فرقہ اسی قسم کا عقیدہ رکھتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نور من نور اللہ تھے اللہ تعالیٰ کے ذات کا حصہ تھے جو کہ واضح شرکیہ عقیدہ ہے، سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ:

﴿وَجَعَلُوهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفُورٌ مُبِينٌ﴾ (الزخرف: 15)

(انہوں نے اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اس کا جزء بنادیا، بیشک ایسا انسان کھانا شکر او کافر ہے) (طع)

ہے! یہ ہے ان کا معبود و مسجود!

اللہ کی قسم! یہ تو ایسی قبیح ترین گالی ہے جو ان سے پہلے انسانیت میں سے کسی نے نہ دی ہوگی اور نہ بعد میں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًا، أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمَنِ وَلَدًا ۝﴾

(مریم: 90-91)

(قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑے اور زمین پھٹ پڑے اور پہاڑ ٹل جائیں کہ انہوں نے رحمن کی اولاد قرار دی)

اور اس کے رسول ﷺ نے اپنے رب کے نسبت سے اسے پاک قرار دیتے ہوئے فرمایا جیسا کہ ان کے بھائی مسیح علیہ السلام نے بھی اس باطل کار دفرماتے ہوئے اپنے رب کو پاک قرار دیا تھا، فرمایا آپ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”شتبني ابن آدم، وما ينبغي له ذلك. وكذبني ابن آدم وما ينبغي له ذلك. أما شتمه إياي، فقلوه: اتخذ الله ولدا، وأنا الأحد الصمد الذي لم ألد، ولم أولد، ولم يكن لي كفوا أحد، وأما تكذيبه إياي. فقلوه: لن يعيدني كما بدأني. وليس أول الخلق بأهون على من أعادته“⁽³⁾ (مجھے ابن آدم گالی دیتا ہے حالانکہ اسے یہ قطعاً زیب نہیں دیتا۔ اور ابن آدم مجھے جھٹلاتا ہے حالانکہ یہ بھی اسے بالکل زیب نہیں دیتا۔ مجھے گالی دینا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے: اللہ نے اولاد اختیار کی، جبکہ میں تو احد (اکیلا)، صمد (بے نیاز) ہوں، جس نے نہ کسی کو جنا اور نہ کسی سے جنا گیا، اور میرا ہمسر بھی کوئی نہیں۔ اور مجھے جھٹلانا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے وہ مجھے دوبارہ اس طرح زندہ نہیں کرے گا جیسے پہلے پیدا کیا تھا، حالانکہ دوبارہ تخلیق کرنا پہلی دفعہ پیدا کرنے سے زیادہ مشکل تو نہیں)

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس امت نصاریٰ کے بارے میں فرماتے ہیں: ”أهينوهم، ولا تطلبوهم، فلقد سبوا الله عز وجل مسبة ما سبه إياها أحد من البشر“ (ان کی اہانت کرو (یعنی ذلیل سمجھو

³ صحیح الجامع 4323 میں شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔ (طع)

انہیں) اور ان پر ظلم نہ کرو، بے شک انہوں نے اللہ تعالیٰ کو ایسی گالی دی ہے جو انسانیت میں سے کبھی کسی نے نہیں دی)

اللہ کی قسم! بت پرست لوگ باوجودیکہ درحقیقت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں ﷺ کے دشمن ہیں اور کفر میں سب سے بدتر ہیں مگر پھر بھی وہ اس بات سے بالکل بھی راضی نہیں کہ ان کے معبودات جو کہ شجر و حجر اور لوہا وغیرہ ہیں کو ایسے فنیج اوصاف سے متصف کریں جس سے اس امت نے رب العالمین الہ السماوات والارضین کو متصف کیا۔ ان بت پرست مشرکوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی شان و عظمت اس سے بہت بلند ہے کہ اس قوم کے جیسے اوصاف سے بلکہ جو اس کے قریب تک بھی ہوں سے متصف کیا جائے۔ ان مشرکین کا شرک تو محض یہ تھا کہ وہ اللہ کی ہی مخلوق و مربوب کی عبادت اس زعم میں کرتے تھے کہ یہ انہیں اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیں گی۔ اپنے ان معبودوں کی کسی بھی چیز کو وہ اللہ تعالیٰ کا ہمسر، نظیر یا اس کی اولاد نہیں گردانتے تھے۔ لہذا جو لعنت اللہ تعالیٰ کی اس قوم پر ہوئی وہ کسی اور کے مقدر میں نہیں آئی۔

اس بارے میں جو ان کا عذر ہے وہ تو ان کے اس قول سے بھی زیادہ فنیج ترین ہے کیونکہ ان کے اس اعتقاد کی اصل یہ ہے کہ آدم علیہ السلام سے لے کر مسیح علیہ السلام تک انبیاء کرام علیہم السلام کی روحیں جہنم میں ابلیس کی جیل میں تھیں، اور آدم علیہ السلام کی اس ممنوعہ درخت کو کھالینے کی غلطی کی بناء پر ابراہیم، موسیٰ، نوح، صالح و ہود علیہم السلام اس جہنم کی جیل میں مبتلائے عذاب تھے۔ پھر اس کے بعد جب کبھی بھی بنی آدم میں سے کوئی فوت ہوتا تو اسے ابلیس پکڑ کر اس جیل میں بند کر دیتا ان کے والد آدم علیہ السلام کے گناہ کی سزا میں۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت فرمانے اور انہیں اس عذاب سے نجات دلانے کا ارادہ فرمایا تو ابلیس کے خلاف ایک حیلہ سازی کی۔ پس وہ اپنی عظمت والی کرسی سے نازل ہوا۔ اور مریم علیہا السلام کے پیٹ میں جا گھسا یہاں تک کہ وہیں سے پیدا ہوا پل بڑھ کر بڑا آدمی بن گیا۔ اور پھر اسی (اللہ) نے اپنے دشمنوں یہود کو اپنے آپ کو پکڑ وادینے یہاں تک کہ سولی پر چڑھا دینے اور سر پر کانٹوں بھرا تاج سجا دینے کی توفیق دی۔ پس اس کے ذریعہ انبیاء و رسل کو نجات بخشی اور ان پر اپنی جان و خون کو فدا کر دیا اور اس نے اولاد آدم کی رضا کی خاطر اپنا خون بہا دیا کیونکہ آدم کا گناہ ان سب کی گردنوں میں باقی تھا۔ پس ان سب کو اس گناہ

و عذاب سے نجات دلوانے کے لئے اس نے اپنے دشمنوں یہود کے ذریعہ اپنے آپ کو پھانسی دلوائی، ہاتھ پیر بند ہوائے، تھپڑ کھائے وغیرہ۔ (نعوذ باللہ من ذلک)۔ الایہ کہ جو ان کے سولی چڑھنے کا انکار کرتے ہیں یا اس بارے میں شک میں مبتلا ہیں یا کہتے ہیں کہ معبود تو ان باتوں سے پاک و بلند ہوتا ہے۔ تو ان کے متعلق ان کا کہنا ہے کہ وہ بھی ابلیس کے قید خانے میں مبتلائے عذاب رہے گا یہاں تک کہ اس بات کا اقرار کرے کہ معبود برحق خود پھانسی چڑھا، تھپڑ کھائے اور ہاتھ پیر بند ہوائے۔

چنانچہ انہوں نے معبود برحق کی جانب ایسی ایسی گندی باتیں منسوب کی جو ایک ذلیل ترین و بیخ ترین انسان کے لئے بھی سننے کو کوئی گوارا نہیں کرتا کہ وہ اپنے غلاموں یا زیر دست لوگوں سے ایسا سلوک کرے، یہاں تک کہ بت پرست بھی اپنے بتوں کے لئے ایسی باتیں منسوب کرنا گستاخی خیال کرتے ہیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو اس بات میں بھی جھٹلایا کہ اس نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرما کر ان کی غلطی کو معاف فرمادیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کی جانب فتنہ ترین ظلم کو منسوب کیا کہ اس نے اپنے انبیاء و رسل اور اپنے اولیاء کو ان کے باپ آدم علیہ السلام کی غلطی کی پاداش میں جہنم رسید کیا ہوا ہے۔ اور اس قدر جہالت پر مبنی گری ہوئی بات اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کی کہ اس نے ان سب کو نجات دلوانے کے لئے پہلے اپنے آپ کو دشمنوں کے ہاتھوں پکڑوایا یہاں تک کہ انہوں نے اسے قتل کر دیا، سولی پر چڑھا دیا، اس کا خون بہا دیا۔ یعنی معبود برحق کے لئے اس درجہ عاجز ہونا منسوب کیا کہ وہ محض اپنی قدرت سے انہیں نجات نہیں دلا سکتا تھا کہ اسے مجبوراً شیطان کے ساتھ یہ حیلہ کرنا پڑا! اور غایت درجہ نقص کو اس کی طرف منسوب کیا کہ وہ اپنے آپ کو اور اپنے بیٹے کو دشمنوں کے ہاتھوں میں دے دے اور وہ جو چاہیں ان کے ساتھ سلوک کریں!۔

الغرض، ہم کسی امت کو اس امت سے بدتر نہیں پاتے کہ جو اپنے معبود کو ایسی گالی دے جو اس امت نے دی ہے، جیسا کہ عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے ”إِنَّهُمْ سَبُوا اللَّهَ مُسَبَّةَ مَا سَبَّهُ إِيَّاهَا أَحَدٌ مِنَ الْبَشَرِ“ (انہوں نے اللہ تعالیٰ کو ایسی گالی دی ہے جیسی انسانیت میں سے کسی نے اسے گالی نہیں دی ہوگی)

بعض آئمہ اسلام اگر کسی صلیبی کو دیکھ لیتے تو اس سے اپنی آنکھیں پھیر لیتے، اور فرماتے: ”لا

أَسْتَطِيعُ أَنْ أَمْلَأَ عَيْنِي مِنْ سَبِّ إِلَهِهِ وَمَعْبُودِهِ بِأَقْبَحِ السَّبِّ“ (میں ایسے شخص کے چہرے کو دیکھنے کی تاب نہیں رکھتا کہ جو اپنے معبود والہ کو فتنیج ترین گالی دیتا ہو)۔

اسی لئے عقل مند مسلم بادشاہوں نے کہا کہ: ”إِنْ جِهَادٌ هُوَ لِعِبَادِ اللَّهِ وَاجِبٌ شَرْعًا وَعَقْلًا، فَإِنَّهُمْ عَارٌ، عَلَى بَنِي آدَمَ، مَفْسُدُونَ لِلْعُقُولِ وَالشَّمَائِعِ“ (ان لوگوں کے خلاف جہاد شرعاً و عقلاً واجب ہے، کیونکہ یہ بنی آدم کے لئے عار کا سبب ہیں، جو عقل و شریعت میں بگاڑ پیدا کرتے ہیں)۔

(إِغَاثَةُ اللَّهْفَانِ مِنْ مَصَائِدِ الشَّيْطَانِ ص 282-284)

ہماری مسیحی برادری یا ہمارے عیسائی بھائی کہنے کا حکم

شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کافر مسلمان کا کبھی بھی بھائی نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾ (الحجرات: 10)

(مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں یا صرف مومن ہی تو آپس میں بھائی بھائی ہیں)

اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”المسلم أخو المسلم“ (مسلمان مسلمان کا بھائی ہوتا ہے)

لہذا کافر چاہے یہودی ہو، یا نصرانی، بت پرست، مجوسی، کمیونسٹ وغیرہ مسلمان کا بھائی نہیں ہوتا، جائز نہیں کہ اسے اپنا یار و دوست بنایا جائے۔

(فتاویٰ شیخ ابن باز 392/6)

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ کافر کو "بھائی" کہنا کیسا ہے؟

شیخ محمد بن ابراہیمؒ نے جواب ارشاد فرمایا کہ: کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کافر کو چاہے کسی بھی نوعیت کا کافر ہو خواہ نصرانی ہو یا یہودی، مجوسی ہو یا ملحد، قطعاً جائز نہیں کہ اسے اپنا بھائی کہے⁽⁴⁾۔ اے بھائی تمہیں اس قسم کی عبارت استعمال کرنے سے خبردار رہنا چاہیے، کیونکہ کبھی بھی ایک مسلمان اور کافر میں اخوت (بھائی چارگی) نہیں ہو سکتی۔ اخوت تو دراصل ایمانی اخوت ہوتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾ (الحجرات: 10)

(مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں یا صرف مومن ہی تو آپس میں بھائی بھائی ہیں)

(مجموع فتاویٰ الشیخ ابن عثیمین 43/3)

کرسمس میں شرکت یا کسی بھی طور پر معاونت کرنے کا حکم

شیخ محمد بن ابراہیم آل الشیخؒ کے فتاویٰ جلد ۳ ص ۱۰۵ میں ہے:

کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کافروں کی عیدوں میں شرکت کرے۔ خواہ وہ شرکت خود اس میں حاضر ہو کر ہو یا نہیں اسے منانے کی اجازت دینے کی صورت میں ہو یا پھر ان کی عید کی مناسبت سے اشیاء و مواد کی خرید و فروخت کی صورت میں ہو۔ شیخ محمد بن ابراہیمؒ نے وزیر تجارت کو خط بھی لکھا کہ:

محمد بن ابراہیم کی طرف سے جناب وزیر تجارت (اللہ آپ کو سلامت رکھے) کی طرف۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، وبعد:

⁴ جماعت اسلامی مرکزی کے نائب امیر پروفیسر غفور احمد جماعت اسلامی کے رہنماؤں کی مسیحی برادری کے اعزاز میں دیئے گئے استقبالیہ میں جماعت کی نمائندگی فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ مسیحی ہمارے بھائی ہیں (روزنامہ امت منگل 21 دسمبر، 2010)، اور یہی اس جماعت کا اور اخوان المسلمین کا منہج ہے۔ سب ادیان اور فرقوں کو جمع کر کے بس حکومت کا حصول کیا جائے۔ اسی طرح سے ڈاکٹر ذاکر نانیک صاحب بھی فرماتے ہیں کہ: ایک عام مسلمان اور ایک عام ہندو الحمد للہ ہم ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، ہم اپنے غیر مسلم بھائیوں سے محبت کرتے ہیں۔۔۔ (خدا کا تصور عالمی مذاہب میں) (طع)

ہمیں یہ اطلاع دی گئی ہے کہ بعض تاجر حضرات نے گزشتہ برس سال نو کے آغاز کے قریب مسیحیوں کی عید (کرسمس) کی مناسبت سے خاص گفٹ و تحائف درآمد کئے تھے۔ اور انہی تحائف میں کرسمس ٹری بھی تھا، جبکہ وطنی لوگ انہیں خرید کر ہمارے ملک میں بسنے والے مسیحی لوگوں کو ان کی عید کی مناسبت سے پیش کرتے ہیں۔

یہ بہت منکر بات ہے۔ ان کے لئے ایسا کرنا نہایت ہی غیر مناسب ہے۔ ہمیں شک نہیں کہ یقیناً اس کا ناجائز ہونا اور اہل علم نے مشرکین و اہل کتاب کے کافروں کی عیدوں میں شرکت کی ممانعت پر جو اتفاق فرمایا ہے آپ پر عیاں ہوگا۔ پس ہم آپ سے امید کرتے ہیں کہ ایسے تحائف اور جو اس ہی کی قبیل کے ہوں کی ہمارے ملک میں درآمد ملاحظہ فرمائیں گے جو کہ ان کی عیدوں کے خصائص میں سے ہے۔

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا:

سوال: بعض مسلمان نصاریٰ کی عید میں شرکت کرتے ہیں، اس بارے میں آپ کیا توجیہ فرمائیں گے؟

جواب: کسی مسلمان مرد و عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ نصاریٰ یا یہودی یا ان کے لئے علاوہ بھی کسی کافر کی عیدوں میں شرکت کرے۔ بلکہ اس کا ترک کرنا (بایکٹ کرنا) واجب ہے۔ کیونکہ ”مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ“ (جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان کی مشابہت اور ان کے اخلاق و عادات کو اپنانے سے منع فرمایا ہے۔ پس ایک مومن اور مومنہ کو چاہیے کہ وہ اس سے خبردار رہے۔ اور ان کے لئے کسی بھی صورت میں ان کی خلاف شریعت عیدوں میں معاونت جائز نہیں، نہ ان میں شرکت کی صورت میں، نہ ان لوگوں سے تعاون کی صورت میں، اور نہ ہی مدد و مساعدت کے طور پر، نہ چائے، نہ قہوہ اور نہ ہی اس کے علاوہ برتنوں وغیرہ کے ذریعے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کافرمان ہے:

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ

الْعِقَابِ﴾ (المائدہ: ۲)

(اور ایک دوسرے کے ساتھ نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں تعاون کرو، اور گناہ اور ظلم و زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون نہ کرو، اور اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ بے شک اللہ تعالیٰ شدید عقاب والا ہے)

اور کافروں کی عیدوں میں ان کے ساتھ شرکت کرنا گناہ اور زیادتی میں تعاون ہی کی ایک قسم ہے۔

(مجموع فتاویٰ الشیخ ابن باز ۴/۶۰۵)

دائمی کمیٹی برائے علمی تحقیقات و فتاویٰ، سعودی عرب سے سوال پوچھا گیا:

کیا غیر مسلموں کی عیدوں میں شرکت کی جاسکتی ہے، جیسے جشن میلاد عیسیٰ علیہ السلام (کرسمس)؟

جواب: کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ کافروں کی عیدوں میں ان کے ساتھ شرکت کرے اور اس مناسبت سے کسی بھی طرح کی خوشی و مسرت کا اظہار کرے، اور اپنے دینی یا دنیاوی کاموں کی چھٹی کر لے۔ کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے مشابہت پائی جاتی ہے اور باطل میں ان کے ساتھ تعاون پایا جاتا ہے۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”مَنْ تَشَبِهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ“ (جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے) اور اللہ تعالیٰ کا بھی فرمان ہے:

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ

الْعِقَابِ﴾

(المائدہ: ۲)

(اور ایک دوسرے کے ساتھ نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں تعاون کرو، اور گناہ اور ظلم و زیادتی کے

کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون نہ کرو، اور اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ بے شک اللہ تعالیٰ شدید عقاب والا ہے)

اور ہم آپ کو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "اقتضاء الصراط المستقیم" کی طرف رجوع کرنے کی نصیحت کرتے ہیں، جو کہ اس باب میں بہت مفید ہے۔

وبالله التوفیق، وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه وسلم

الجنة الدائمة للبحوث العلمية والإفتاء. فتوى رقم (۲۵۴۰).

کرسمس کی مبارکباد دینا

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "أحكام أهل الذمة" میں فرماتے ہیں:

کافروں کے مخصوص شعائر و تہواروں میں انہیں مبارکباد دینا حرام ہے جیسے ان کی عید یا ان کے روزوں کے موقع پر کہنا کہ آپ کو عید مبارک ہو وغیرہ۔ ایسا کام کرنے والے پر اگرچہ کفر کا فتویٰ نہ بھی لگے لیکن پھر بھی بہر حال یہ محرمات میں سے تو ہے۔ یہ تو ایسا ہے کہ جیسے کسی کو صلیب کو سجدہ کرنے پر مبارکباد دی جائے اور ایسی مبارکباد تو کسی کو شراب نوشی، ناحق قتل کرنے اور زنا کرنے پر مبارکباد دینے سے بھی بدتر فعل ہے۔ لیکن بہت سے ایسے لوگ جو دین کو کوئی وقعت نہیں دیتے اس قسم کے امور میں واقع ہوتے ہیں، اور اپنے اس فعل کی قباحت تک سے نا آشنا ہوتے ہیں۔ چنانچہ جس شخص نے بھی کسی بندے کو گناہ، بدعت یا کفر پر مبارکباد دی تو گویا اس نے اللہ کے غیض و غضب کا اپنے آپ کو حقدار ٹھہرا لیا۔

مزید فرماتے ہیں:

اہل علم کا اتفاق ہے کہ مسلمانوں کے لیے مشرکوں کی عیدوں میں شرکت کرنا جائز نہیں ہے، اور مذاہب اربعہ کے فقہاء نے بھی اپنی کتب میں اس کی صراحت کی ہے.... اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح سند

کے ساتھ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”لا تدخلوا علی المشرکین فی کنائسہم یوم عیدہم فإن السخطة تنزل علیہم“ (مشرکوں کی عید کے دن ان کے گرجا گھروں (چرچ) ⁽⁵⁾ میں مشرکوں کے پاس نہ جاؤ کیونکہ ان پر (اللہ کی) ناراضگی نازل ہوتی ہے) اور عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بھی قول ہے کہ: ”اجتنبوا أعداء الله فی أعیادہم“ (اللہ کے دشمنوں سے ان کی عیدوں میں اجتناب کیا کرو) اور امام بیہقی رحمہ اللہ نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ”من مَرَّ ببلاد الأعاجم فصنع فیروزہم ومہرجانہم وتشبہ بہم حتی یبوت وهو کذلک حشا معہم یوم القیامة“ (جو کوئی بھی عجمیوں کے ملک سے گزرا اور اس نے ان کے فیروز اور مہرجان ⁽⁶⁾ کے جشن منائے اور موت تک ان سے مشابہت اختیار کئے رکھی تو وہ روز قیامت بھی ان کے ساتھ اٹھایا جائے گا)

(أحكام أهل الذمة ۱/۲۲۳-۲۲۴)

نئے سال کی مبارکباد دینا

اسی طرح سے فتویٰ کمیٹی کا بیان جو ملینیم کے سلسلے میں منائی جانے والی تقریبات میں شرکت سے متعلق تھا میں علماء کرام فرماتے ہیں:

کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کافروں کی عیدوں کے سلسلے میں کسی بھی طرح کا تعاون کرے جیسے ان کی عیدوں کا اعلان تشہیر، یا ملینیم منانا (جو کہ سوال میں مذکور ہے)۔ نہ اس کی طرف دعوت دے خواہ

⁵ ہمارے یہاں بھی نام نہاد اسلامی اسکالر ڈاکٹر طاہر القادری ان کی کرسمس کی تقریب میں شرکت کر کے اسلام اور نصرائیت میں یکسانیت کے گیت گاتے ہیں، اور تو اور اسلامی جماعت کہلانے والوں کے سربراہان جو نفاذ شریعت کی بات کرتے ہیں وہاں جا جا کر کیک کاٹتے ہیں۔ ان اللہ وانا لہ راجعون۔ دیکھیں اخبار نوائے وقت 22 دسمبر، 2010 میں جماعت اسلامی کے رہنماؤں کی مسیحی برادی کے اعزاز میں دیئے گئے استقبالیہ میں کرسمس کیک کاٹنے کی تصاویر۔ (ط ع)

⁶ جیسے فارسی مجوس اور ایرانی مناتے ہیں۔ (ط ع)

کسی بھی وسیلے کے استعمال کے ذریعے ہو چاہے میڈیا کے ذریعے ہو، یا گھڑیال و سائن بورڈز ہوں، یا خاص ملبوسات کی تیاری ہو یا یادگاری اغراض ہوں، یا عید کارڈز و مدرسے کی اس موقع مناسبت سے خاص رجسٹرز و کاپیاں وغیرہ کی اشاعت ہو، یا اپنی تجارتی اشیاء پر خصوصی رعایت کی پیشکش ہو یا قیمتی انعامات کا اسکیم ہو⁽⁷⁾۔ یا کوئی خاص ورزش و کھیل کو دکاپروگرام منعقد کرنا ہو۔ یا ان کا خاص شعار کو نشر کرنا ہو۔

شیخ احمد بن یحییٰ النجفی رحمۃ اللہ علیہ سال نو کی مبارکباد دئے جانے کے بارے میں فرماتے ہیں:

--- یہ عادت باطل ہے اور بدعت سمجھی جائے گی اور ہر بدعت گمراہی ہے جسے چھوڑنا اور اس پر عمل نہ کرنا واجب ہے۔ اگر کہا جائے کہ یہ تو عادات میں سے ہے (ناکہ عبادات میں سے) اور عادات کے بارے میں اصل (شرعی قاعدہ) یہ ہے کہ وہ حلال و جائز ہیں (الا یہ کہ ان کی حرمت کی دلیل ہو)۔ تو ہم اس کے جواب میں یہ کہیں گے کہ ان لوگوں (غیر مسلموں) نے اس دن کو باقاعدہ عید بنا لیا ہے۔ اور اس میں وہ وہ چیزیں مشروع کر دی ہیں جو نہ اللہ تعالیٰ نے اور نہ ہی اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروع فرمائی ہیں۔ جبکہ اسلام نے سوائے دو عیدوں کے یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ اور ہفتہ وار عید یعنی جمعہ المبارک کے کوئی عید مشروع قرار نہیں دی۔ جو بھی شریعت مخالف عید و عادات لوگوں نے نکال لی ہیں وہ سب باطل ہیں۔۔۔

(فتح الرب الودود: ج 1 ص 37)

⁷ جیسے بہت سے مسلمان اپنے تجارت چکانے کو کافروں اور بدعتیوں کے تہواروں پر خصوصی رعایت و اسکیمیں نکالتے ہیں جیسے کرسمس میں بیکری والے خصوصی رعایت اور خاص قسم کے کرسمس کیک تیار کرتے ہیں یا پھر محرم میں پکوان والے محرم کی مجالس کے لئے خصوصی رعایت کا اعلان کرتے ہیں وغیرہ۔ (طاع)